اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

THE ALFAZL QADIAN.

قادیان دارالامان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

تار کا پتہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

جلد ۲۸ | ۳ ماہ نبوت ۱۳۱۹ ہش | ۱۳۵۹ ھ | ۲۔ نومبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۵۱

دائمی عید

اس وقت دُنیا میں ایک حشر بپا ہے۔ الٰہی نوشتوں کے مطابق ایک قوم دوسری قوم کو نگلنے کے لئے اس پر حملہ آور ہو رہی ہے۔ کئی ممالک اپنی سلطنت، آزادی۔ اور عزت وشوکت کھو چکے ہیں اور کئی سلطنتوں کے لئے شدید خطرات درپیش ہیں۔ غرض زمین پر ایک بہت بڑا انقلاب برپا ہے۔ حکومتیں اور بادشاہتیں تہ وبالا ہو رہی ہے۔ یہ زمینی تغیرات ایک آسمانی تبدیلی پر دلالت کرتے ہیں۔ اور عذابوں کا یہ طولانی سلسلہ خدا کے فرستادہ کی بروقت بعثت پر محکم دلیل ہے۔ انسان خدا سے غافل ہو گئے۔ توحید کی جگہ تثلیث اور خدا پرستی کی جگہ انسانوں کی پرستش نے لے لی۔ تب آسمان وزمین کے مالک نے انسانوں کی آگاہی کے لئے اپنے مامور کو بھیجا۔ لیکن لوگ اپنی سرکشی سے باز نہ آئے۔ انہوں نے اپنے گناہوں کی کینچلی کو نہ اُتارا۔ تب آخری انذار کیا گیا۔ کہ خدا اپنے زور آور حملوں سے انسانوں کی خوابیدہ بستیوں کو بیدار کرے گا۔ اور ہلاکت وبربادی کے ذریعہ انہیں توحید کی طرف توجہ دلائے گا۔ چنانچہ موجودہ ہولناک جنگ انہی بیدار کن حملوں میں سے ایک ہے۔

آج جب دنیائے اسلام کے بچے بوڑھے اور جوان امرد اور عورتیں سب نئے یا اُجلے لباسوں میں ملبوس ہو کر عید منا رہے ہوں گے۔ جنگ کے خطرات عالمِ اسلامی کے سر پر منڈلا رہے ہیں اور شاید چند دنوں یا ہفتوں کے اندر اندر ہی خدا کے مقدس ترین شہر مکہ معظمہ اور مدینۃ الرسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اردگرد والے ممالک جنگ کی لپیٹ میں آ چکے ہوں گے۔ اور کچھ بعید نہیں۔ کہ مستقبل قریب میں ہندوستان کی سرزمین بھی میدان کارزار بن جائے۔

پس یہ عید مسلمانوں کے لئے ایک خاص قسم کی عید ہے۔ مسلمان کہلانے والے ایک رسمی عید منانے کے عادی ہو رہے ہیں۔ وہ نہیں جانتے۔ کہ عید آسمان سے آتی ہے۔ آسمان کا چھوٹا سا چاند دُنیا کی عید کا موجب بنتا ہے۔ مگر کیا یہ چاند کی عید ہے۔ ہرگز نہیں۔ عید تو اس مسرت کا نام ہے۔ جسے انسان دل کی گہرائیوں میں محسوس کرے۔ اور اس کا دل اس کے بار بار حصول کی تمنا کرے۔ چاند سے مسرت پیدا نہیں ہوتی۔ حقیقی اطمینان خدا کے ذکر سے حاصل ہوتا ہے۔ محض چاند کو دیکھ کر عید کرنے والے غفلت کی عید کرتے ہیں۔ ان کی عید ایک خیالی اور عارضی عید ہوتی ہے۔ جو سورج کے ڈوبنے کے ساتھ ہی ختم ہو جاتی ہے۔ ان کی عید بچوں کی سی عید ہوتی ہے۔ جو معمولی چیزوں پر فریفتہ ہوتے۔ اور ان کے ملنے کا نام عید رکھتے ہیں۔ اسلام کا منشا تھا۔ کہ مسلمان کی نگاہ چاند کو پار کر کے چاند کے خدا پر پڑے۔ اور وہ اس عارضی عید سے حقیقی عید کے پانے کا عزم کرے۔ اس کے لئے بے تاب ہو۔ اس کے بغیر اسے چین نہ آئے۔ لیکن افسوس کہ جس طرح شرک کرنے والوں کی نظر سورج۔ چاند پر رُک گئی۔ اور انہوں نے ان اجرام کو اپنا معبود قرار دے کر ان کو سجدہ کرنا شروع کر دیا۔ اسی طرح عام مسلمان شوال کے چاند کو دیکھ کر ایک دوسرے کو مبارک باد کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور چاند سے آگے غیر محدود جمالِ یار کی طرف ان کی نظر بھی نہیں اٹھتی اسی لئے اب ہر سال عید منانے کے باوجود مسلمانوں میں وہ تازگی، اولوالعزمی پاکیزگی اور عظمت وبزرگی پیدا نہیں ہو رہی کیونکہ وہ حقیقی عید سے غافل ہیں۔ وہ عارضی خوشی پر قانع ہیں۔ جس طرح دُنیا کے دوسرے مذاہب کے لوگ عارضی خوشی سے مطمئن ہو بیٹھے ہیں۔ مسلمانوں کے اس جمود کو دُور کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے اپنے عظیم الشان نبی کو مبعوث فرمایا۔ جس نے اپنے مسیحی انفاس سے قوم میں نفخ رُوح کیا۔ اس نے چاند کو دیکھ کر بیتابانہ فرمایا:۔

چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بے کل ہو گیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمالِ یار کا

مسلمان کہلانے والے ایک دن والی عید کے چاند کو دیکھ کر مسرور ہوتے ہیں۔ لیکن آہ! وہ دائمی عید کے ہلال سے غافل ہیں۔ بلکہ انہوں نے اس ہلال کا انکار کیا۔ اور اسکی توہین کی۔ وہ دائمی عید کے پیغام لانے والے روحانی چاند سے کنارہ کش ہو گئے۔ اس لئے اب انکی عید سمٹ کر عارضی عید رہ گئی ہے۔ ہاں وہ مبارک آنکھیں مستحق تبریک ہیں جنہوں نے چودھویں صدی کے ہلال کو اس کے ابتدائی ایام میں شناخت کیا اور آنے والی دائمی عید میں شریک ہو گئے دُنیا کے فرزندان گو درپئے آزار ہو گئے انہیں ہرگز نہ پہونچا پایا۔ مگر جنہوں نے حقیقی عید کا مزہ چکھ لیا تھا۔ وہ کب ان مصائب کو خاطر میں لاتے تھے۔ ان کے پائے ثبات میں ذرا جنبش نہ آئی۔ اور انہوں نے محبوب ازلی کے چہرہ کی خاطر ہر دکھ خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان کا مہینہ روحانی برکات کا مہینہ ہے۔ مومن کی طرف سے اس میں جانی اور نسلی قربانی کے لئے پوری مستعدی اور آمادگی کا اظہار ہوتا ہے۔ مسلسل انتیس یا تیس دن تک بھوکا پیاسا رہ کر وہ اقرار کرتا ہے کہ مجھے محبوب کی راہ میں دکھ اٹھانے میں لذت آتی ہے۔ تب ارحم الراحمین خدا اپنے بندوں کو رمضان کے خاتمہ پر عید منانے کا حکم دیتا ہے۔ اس دن روزہ رکھنا حرام ہوتا ہے۔ اور کھانا پینا ضروری۔ تا یہ تقریب خدا تعالےٰ کی خوشنودی کا اظہار ہو۔ یہ عید در اصل دائمی عید کے لئے بطور علامت ہے۔ مگر کیا یہ عید ان کے لئے باعث خوشی ہو سکتی ہے جو آسمان کے فرستادہ کو رد کر دیں۔ اور خدا تعالےٰ کی آواز کے شنوا نہ ہوں؟

دائمی عید خدا کے وصال کا نام ہے دائمی عید اللہ تعالےٰ کے قرب میں ہے اس عید کے پانے والے اس سرور کو حاصل کرتے ہیں۔ جو قیاس و وہم سے بالا ہے۔ اس بے پایاں اور لازوال مسرت کا نام ہی حقیقی عید ہے۔ اسلام کا منتہا اسی عید کا حصول ہے۔ یہ عید قربانی کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ قرآن مجید اس عید کا چاند ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

جمال و حُسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

پس جو لوگ اس چاند کو کامل طور پر شناخت کرتے ہیں۔ وہ آخر کار حقیقی عید حاصل کر لیتے ہیں۔ وہ جو فرستادۂ حق کی آواز پر لبیک کہہ کر پیکر ایثار بن جاتے ہیں۔ وہی عید منانے کے حق دار ہوتے ہیں۔ جن پر خدا کی رحمت کا سایہ رہتا ہے۔ اور وہی ابدی فضل کے وارث بنتے ہیں۔ پس آؤ آج ہم ان خطرناک دنوں میں خدا تعالےٰ کے آستانہ پر جھک جائیں۔ اور اس عید کے دن دائمی عید کے پانے کے لئے دست بدعا ہوں۔ تا وہ اپنے فضل سے اپنی پاک کتاب کے نوروں سے ہمیں منور کرے۔ اور ایسی مسرت ہمیں نصیب ہو۔ جو کبھی منغض نہ ہو۔ اور جس کا کبھی خاتمہ نہ ہو۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر ۶ سے ۲۳ ؎ تک بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر شمار	نام	ضلع	نمبر شمار	نام	ضلع
۱۴۹۸	نعمت صاحبہ	گورداسپور	۱۵۳۴	محمد فاضل صاحب	سیالکوٹ
۱۴۹۹	محمد حسین صاحب	"	۱۵۳۵	سید کرامت علی صاحب	جالندھر
۱۵۰۰	نواب صاحب	"	۱۵۳۶	مستری محمد خانصاحب	لاہور
۱۵۰۱	دیرو صاحب	"	۱۵۳۷	غلام حیدر صاحب	جالندھر
۱۵۰۲	محمد حیات صاحب	"	۱۵۳۸	عصمت بی بی صاحبہ	کٹک
۱۵۰۳	غلام محمد صاحب	"	۱۵۳۹	ولائت حسین صاحب	رائے پور سی پی
۱۵۰۴	چودھری خیرالدین صاحب	"	۱۵۴۰	شیریں سلطانہ صاحبہ	"
۱۵۰۵	محمد الدین صاحب	"	۱۵۴۱	زبیدہ بیگم صاحبہ	"
۱۵۰۶	عمر الدین صاحب	"	۱۵۴۲	شاہ جہاں بیگم صاحبہ	"
۱۵۰۷	طالب حسین صاحب	"	۱۵۴۳	محمد شریف صاحب	امرتسر
۱۵۰۸	طالعاں بی بی صاحبہ	"	۱۵۴۴	منگنو صاحب	گورداسپور
۱۵۰۹	محمد علی صاحب	"	۱۵۴۵	نواب بی بی صاحبہ	"
۱۵۱۰	پیدی صاحب	"	۱۵۴۶	بیگم بی بی صاحبہ	"
۱۵۱۱	عطا محمد صاحب	"	۱۵۴۷	جیھا بی بی صاحبہ	کٹک
۱۵۱۲	غلام محمد صاحب	امرتسر	۱۵۴۸	عبدالعزیز صاحب	سرینگر کشمیر
۱۵۱۳	صغیرن بی بی صاحبہ	سنگھبوم (بہار)	۱۵۴۹	عبدالکریم صاحب	سیالکوٹ
۱۵۱۴	حلیمہ خاتون صاحبہ	لائلپور	۱۵۵۰	نام بی بی صاحبہ	سکھر
۱۵۱۵	محمد شریف صاحب	شاہ پور	۱۵۵۱	افتخار بیگم صاحبہ	"
۱۵۱۶	خان عبدالحمید خانصاحب نیازی	پشاور	۱۵۵۲	غلام رسول صاحب	سندھ
۱۵۱۷	زینب بی بی صاحبہ	گجرات	۱۵۵۳	نور فاطمہ صاحبہ	منٹگمری
۱۵۱۸	سردار بی بی صاحبہ	"	۱۵۵۴	سردار بیگم صاحبہ	"
۱۵۱۹	فاطمہ بی بی صاحبہ	قادیان گورداسپور	۱۵۵۵	قاضی علم الدین صاحب	بھاگلپور
۱۵۲۰	مولوی غلام یاسین صاحب	گورداسپور	۱۵۵۶	فاطمہ بی بی صاحبہ	گوجرانوالہ
۱۵۲۱	حکیم حسام الدین صاحب	"	۱۵۵۷	ملک نور محمد صاحب عرف ڈیا	ہوشیارپور
۱۵۲۲	محمد زین العابدین صاحب انور	مردان	۱۵۵۸	ایم محبوب خانصاحب	مالابار
۱۵۲۳	محمد عبداللہ صاحب (مالاباری)	حیدرآباد دکن	۱۵۵۹	کریم بی بی صاحبہ	سیالکوٹ
۱۵۲۴	محمد کنجی صاحب	"	۱۵۶۰	محمد یعقوب خانصاحب	مظفرآباد کشمیر
۱۵۲۵	محمد حسین خانصاحب		۱۵۶۱	عبدالغنی صاحب	ٹاٹانگر
۱۵۲۶	غلام حسین صاحب	ہزارہ	۱۵۶۲	بیگم جان صاحبہ	سکھر
۱۵۲۷	اللہ دتا صاحب	لائلپور	۱۵۶۳	سلیمہ بیگم صاحبہ	لائلپور
۱۵۲۸	بی بی حمیدہ صاحبہ	مونگھیر	۱۵۶۴	رشیدہ خانم صاحبہ	لاہور
۱۵۲۹	محمد امین صاحب	جالندھر	۱۵۶۵	اہلیہ صفدر علی صاحب	نیو دہلی
۱۵۳۰	ظاہر خاتون صاحبہ	میمن سنگھ بنگال	۱۵۶۶	محمد عظیم خانصاحب	بریلی
۱۵۳۱	حاکم علی صاحب	جہلم	۱۵۶۷	اہلیہ ثانیہ ماسٹر عبدالرحمن صاحب (مہر سنگھ)	قادیان
۱۵۳۲	محمد اقبال صاحب	"			
۱۵۳۳	سید عبدالرؤف صاحب	ٹپرا	۱۵۶۸	مظفر شاہ صاحب	جہلم

(باقی)

مدینۃ المسیح

قادیان یکم نبوت ۱۳۱۹ھش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع منظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد اور نزلہ کی وجہ سے علیل ہے دعائے صحت کی جائے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو گو پہلے بھی کئی مرتبہ درد نقرس کی تکلیف ہو جاتی رہی ہے لیکن اس دفعہ دونوں پاؤں اور ہاتھ میں درد کا جو دورہ ہوا ہے۔ وہ زیادہ شدید ہے بخار اور بے چینی کی وجہ سے کئی راتیں بالکل نیند نہیں آئی۔ اور نیند کے ٹیکے کرانے کی ضرورت پیش آئی۔ نیز کولہے اور کمر میں بھی درد کی شکائت ہے۔ جس کی وجہ سے ادھر ادھر ہلنا بھی دشوار ہے۔ احباب حضرت ممدوح کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں؛

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو کان کے درد کی وجہ سے چکر اور ضعف قلب کے دورے ہوتے رہتے ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔ حرم ثانی کی طبیعت بفضلہٖ تعالےٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں خیر و عافیت ہے۔ مولوی عبدالسلام عمر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی حیدرآباد سے تشریف لائے۔

آج عید کا چاند بآسانی دیکھا گیا۔ کل صبح نماز عید ۹½ بجے عیدگاہ میں ہوگی۔ انشاء اللہ

اعلان تعطیل :- دفتر اخبار "الفضل" ۴ و ۵ نومبر کو بوجہ تعطیل عید الفطر بند رہے گا ::

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمازِ تہجد اور مقامِ محمود

وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

(۹)

نمازِ تہجد جو بعد بیداری از خواب پڑھنے کا حکم ہے۔ اور رات کے پچھلے حصہ میں اسے ادا کیا جاتا ہے۔ اور جب ارشاد اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا کیا بلحاظ نفس کی اصلاح اور رسد ھانے کے جو ملکۂ اطاعت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے۔ اور کیا بلحاظ زبان کی راست گفتاری و صدق مقالی کے جو اصلاح خلق کے لئے بذریعہ تبلیغ و تعلیم منصبِ رسالت کے اہم امور سے ہے۔ بہت ہی مناسب اور موزوں ہے۔ اس نماز کی برکت سے سورج نکلنے پر جو فیوضِ رحمانیہ کی تجلی سے ایک تاریک و تار رات حالت میں مبتلا دنیا کے لئے مقامِ محمود ہے۔ اس سورج کے نکلنے پر تہجد کی نماز پڑھنے والے کے لئے وہ فیوضِ رحیمیت کی تجلی سے ایک دوسری شان میں مقامِ محمود کو ظاہر کرتا ہے۔ کیونکہ بہت سے لوگ رات کی تاریکی میں جن خیالاتِ تاریک میں سوتے ہیں۔ صبح کو بیدار ہو کر سارا دن فسق و فجور اور گند آلود زندگی میں گزارتے ہیں۔ وہ روزِ روشن میں بھی اپنے فسق و فجور کے تاریک خیالات سے الگ نہیں ہوتے۔ باوجودیکہ قدرت نے ان کے لئے ان کی ظاہری رات کو دن سے بدل دیا۔ لیکن اس تبدیلی کے ساتھ انہوں نے اپنے باطن کی تاریکی کو روشنی اور روشن خیالی سے تبدیل کرنا پسند نہ کیا۔ اسی طرح خدا کے رسول کی بعثت پر جو سورج کی طرح روشنی کا نیا دَور پیدا کرنے والی ہوتی ہے۔ اس روشن دَور میں بہت سے لوگ اپنے پرانے تاریک خیالات پر فسق و معصیت میں تبدیلی نہیں کرتے لیکن اس موقعہ پر تہجد کی نماز ادا کرنے والوں کو توفیق عطا کی جاتی ہے۔ کہ وہ آنے والے موعود رسول کے نئے روشن دَور میں ان سب برکتوں کو حاصل کریں۔ جو اس نئے دورِ رسالت سے مخصوص کی جاتی ہیں۔

(۱۰)

دورِ رسالت کا روشن دَور چونکہ سورج کے روشن دَور کی طرح دنیا کے تاریک خیالات میں تبدیلی پیدا کرنے کی غرض سے لایا جاتا ہے۔ اس میں نمازِ تہجد کی مناسبت والے جو پہلے سے ہی دورِ رسالت کے ظہور کے منتظر ہوتے ہیں۔ خدا کے رسول کا دعویٰ سنتے ہی اپنی اس فراست اور نورِ بصیرت سے جو صبح کو محسوس کرنے کے معاً بعد سورج کو بھی مشاہدہ کر لیتی ہے۔ خدا کے رسول کے ہاتھ پر ان تاریک خیالات اور غلط عقائد سے جو فیج اعوج کی تاریکی سے پیدا ہوتے تھے۔ توبہ کر لیتے ہیں۔ اور پھر استغفار کے مفاد سے اپنی پاک قوتوں سے عقائد صحیحہ اور ایمانِ حقیقی کے مطابق اعمالِ صالحہ بجا لاتے ہوئے اس روشن دَور میں اپنی عمر کے اوقات کو حق اللہ اور حق العباد کی خدمت میں گزارتے ہیں۔ اور اپنی زندگی کا پاک اور اصل مقصد حاصل کر لیتے ہیں۔

(۱۱)

توبہ سے گو گنہ آلود حالات کی تبدیلی اور گناہوں سے اعتقاداً و عملاً باز آ جانا بھی مراد ہے۔ لیکن نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحوں کی توجہ بوجہ ان کے منعم اور مقدس ہونے کے گنہ آلود حالات والوں کی طرح گناہ سے تعلق نہیں رکھتی۔ کیونکہ وہ آفتابِ الوہیت کی روشن اور تیز شعاعوں کے سامنے اس محفوظ مقام پر مشرف ہو چکے ہیں۔ کہ گناہ کی تاریکی ان کے پاس پھٹکتی بھی نہیں۔ ہاں ان کی توبہ کا یہ مطلب ہے۔ کہ ایاک نعبد کی تعمیل کے بعد ایاک نستعین کے شغل دعوات میں مشغول ہوتے ہیں۔ اور اسباب سے توجہ ہٹا کر خالق الاسباب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اور نزول من اللہ کے بعد توجہ الی اللہ کی رفعت سے اپنے نقطۂ نفسیہ کی طرف پرواز کرتے ہیں۔ اور خلق کے دائرہ سے باہر ہو کر خالق کی صفات کے دائرہ میں اپنے عارفانہ شغل کی تجدید فرماتے ہیں۔ اور کثرت سے الگ ہو کر دریائے وحدت میں غوطہ لگاتے ہیں۔ اور اسی نسبت سے ان کی استغفار کے فوائد بطلب فیوض متناسب مخصوص مقام اور مرتبہ رکھتے ہیں۔

۱۲

آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور قرآن کریم اور ماہ صیام اور لیلۃ القدر اصلاحی امور کے مقاصد میں اور دنیا میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کے لحاظ سے تعاونی معمول میں آپس میں بالکل متماثل ہیں۔ اور جس طرح دنیا میں سورج، موسم برسات، موسم بہار اور بادشاہوں کا وجود انقلابی وجود ہوتا ہے۔ کہ ان سے پہلے حالات دوسرے رنگ کے حالات میں تبدیل ہو جاتے ہیں اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور رمضان وغیرہ بھی انقلابی وجود ہیں۔ جن سے دنیا اور دین میں اصلاحی امور کے لحاظ سے تبدیلی پیدا ہوتی ہے

۱۳

لیلۃ القدر کی فضیلت کی نسبت قرآن کریم میں یہ ارشاد ہے۔ لیلۃ القدر خیر من الف شھر کہ وہ ہزار مہینہ سے بھی بہتر ہے۔ یعنی ۸۳ سال اور چار ماہ سے بھی افضل ہے۔ اور فضیلت کی وجہ یہ بتائی ہے تنزل الملٰئکۃ والروح فیھا باذن ربھم من کل امر سلام ھی حتٰی مطلع الفجر۔ یعنی یہ کہ لیلۃ القدر میں فرشتے اور ان کا افسر روح القدس یا روح الامین یعنی جبریل اترتے ہیں۔ اور ان کے اس نزول کا سلسلہ یہاں تک قائم رہتا ہے۔ کہ جب تک فجر سے رات کی سب تاریکی کے پردے پھاڑ کر صبح نمودار نہ ہو جائے اور ان کے اترنے کی غرض باذن ربھم۔ اور من کل امر سلام بتائی گئی ہے یعنی ایک تو رب العالمین کی ربوبیت ہے۔ جو آیت الم تر الی ربک کیف مد الظل ولو شاء لجعلہ ساکناً ثم جعلنا الشمس علیہ دلیلا کے معنوں میں سورج کی مماثلت میں پیش کی گئی ہے۔ اور جو سورج کی طرح ایک تو سارے جہان اور جملہ مخلوقات کو ظلمت عدم سے باہر نکال کر نورِ وجود سے منور کرتی ہے۔ اور آیت کما ربیانی صغیرا کے معنوں میں ادنٰے حالتوں سے ترقیات کے ذریعے اعلےٰ حالتوں کے بلند تر مقام تک پہنچاتی ہے۔ دوسرے شریعتِ حقہ کا ہر ایک امر جو دَورِ ظلمت کے ظلمانی حجابوں کے نیچے چھپ گیا تھا۔ اور اس کی جگہ بدعاتِ سیئہ اور رسومِ قبیحہ نے علم صحیح کے فقدان کے باعث جگہ لے لی تھی۔ اور اس طرح سے وہ سب امور جو اس دَورِ ظلمت میں سلامت نہ رہ سکے۔ اب خدا کی ربوبیت کا یہ نیا دَور جو سورج کی جلوہ نما ہونے کو ہے۔ جس کی تجلی کے لئے سب فرشتے ان ظلمتوں کو ہٹانے کے لئے زور کی تحریکوں میں مصروف ہیں۔ اور مطلع الفجر پیدا ہونے کو ہے۔ وہ سب امورِ شریعتِ حقہ سلامتی کے ساتھ قائم کر دیئے جائیں گے۔ یعنی ضلالت کے پُرظلمت دَور کے بعد اب نیا دَورِ ہدایت اور روشنی کا پیدا ہوگا۔ اور اللہ تعالےٰ کے فیضِ رحمانیت کے ماتحت جیسے کہ ہر ایک رات کے بعد نیا دن سورج کی ہی تجلی سے بطور موہبت دنیا کو روشن کرتا ہے۔ اسی طرح روحانی نظام میں روحانی دَورِ ظلمت کے بعد خدا کی طرف سے خدا کے رسولوں کی آمد بھی سورج کی طرح فیض رحمانیت کے ماتحت وقوع میں آتی ہے۔ جس سے نورِ ہدایت کا روشن دور ہو جاتا ہے لیکن اس کے علاوہ مشہور لیلۃ القدر کی رات میں ایک گھڑی جمعہ کے دن کی گھڑی کی طرح فیض رحمانیت کے ماتحت بطور موہبت مقرر کی گئی ہے۔ کہ جس میں جو شخص بھی دعا کرے۔ اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ اور وہ مقصد جو ایک ہزار مہینہ کی جدوجہد انسانی سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس رات کی ایک گھڑی کی دعا سے حاصل ہو جاتا ہے۔ اور اسی رات کا یعنی لیلۃ القدر کا طاق تاریخوں میں مقرر فرمایا جانا خدا تعالےٰ کی طرف سے اس کے وتر ہونے کی شان سے مناسبت رکھنے والی موہبت کا فیض ہے۔ جو شرک کو نہیں۔

بلکہ سچے موحد اور توحید پرست انسان کو نصیب ہوتا ہے۔ واللّٰہ دنرٌ ویحب الوتر کا ارشاد بھی شائد اس امر کی طرف اشارہ کرنے والا ہے۔

(۱۳)

حدیث شفاعت میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ قیامت کے دن سب لوگ سخت پریشان ہوں گے۔ اور اپنی اپنی نجات کے لئے تدبیریں سوچیں گے۔ کہ اب کیا ہو۔ اسپر لوگ پہلے حضرت آدم ابوالبشر کے حضور بغرض شفاعت حاضر ہوں گے وہ فرمائیں گے کہ لستُ باھلھا۔ کہ میں اپنی لغزش کے باعث شفاعت کرنے کے قابل نہیں ہوں۔ وہاں سے جواب ملنے پر پھر حضرت نوح علیہ السلام پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور پھر حضرت موسےٰ علیہ السلام اور پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے۔ اور ہر ایک سے یہی جواب سنکر واپس آئیں گے۔ لستُ باھلھا کہ میں شفاعت کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا۔ بالآخر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوکر عرض کریں گے اور بعض دوسری حدیثوں میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا دوسرے رسول یارب نفسی یارب نفسی کہیں گے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بجائے یا رب نفسی کے یارب امتی یارب امتی فرمائیں گے۔ اور پھر سب رسولوں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو شفاعت کی اجازت عطا ہوگی۔ اور لواء الحمد آپ کے ہاتھ میں دیا جائے گا۔ اور آپ کے لئے ایسی افراتفری کی حالت میں جو جو ہول قیامت سخت پریشان کن ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب دُنیا کے لوگوں کی نجات کے لئے شفاعت کا مقام نصیب ہونا مقام محمود ہوگا۔ جو آپ کو عطا فرمایا جائے گا۔ اور جس کے باعث ہر طرف سے آپ کی حمد ہی حمد ذکر میں آئے گی۔

(۱۴)

یہ واقعہ شفاعت اگرچہ مرنے کے بعد حشر اجساد سے تعلق رکھنے والی قیامت کبریٰ سے بھی نسبت رکھتا ہے۔ لیکن اس کا تعلق اس قیامت سے بھی ہے۔ جو دنیا میں بھی پائی جاتی ہے۔ اور جو خدا کے رسولوں کی بعثت سے تعلق رکھتی ہے۔ چنانچہ اس دنیوی قیامت کی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث ہے کہ انا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی۔ یعنی میں حاشر ہوں۔ اور میرے ذریعے بھی ایک حشر برپا کی جائے گی۔ اور لوگ میرے قدم پر اٹھائے جائینگے یعنی روحانیت اور دینی لحاظ سے مردہ لوگ میرے آنے پر میرے قدموں پہ چلنے اور میری اتباع سے زندہ کئے جائینگے اور جہاں جہاں بھی سعید روحیں دُنیا میں منتشر ہیں میری اتباع میں نقطۂ وحدت پر اکٹھی کی جائینگی۔ اور سب ایک ہی ملت پر جمع ہوں گے۔ اور حدیث کیف تھلک امة انا اولھا والمسیح ابن مریم اٰخرھا سے ظاہر ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دنیا کی اصلاح اور ہدایت کے لئے ایک بعث نہیں بلکہ دو بعثیں ہیں۔ ایک وہ بعث جس کی طرف انا اولھا کا فقرہ اشارہ کرتا ہے۔ اور جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خود بنفس نفیس مبعوث ہوئے دوسری وہ بعث جس پر حدیث والمسیح ابن مریم فی اٰخرھا دلالت کرتی ہے۔ اور جس میں بجائے خود مبعوث ہونے کے آپ کی جگہ آپ کے بروز کو مبعوث فرمایا جائے گا۔ جو آپ کے بعد اسی طرح مبعوث ہونے والا تھا جیسے حضرت موسےٰ کے بعد آپ کی شریعت کی تائید اور حفاظت کے لئے آخری خلافت کے خلعت کے ساتھ حضرت مسیح اسرائیلی کو مبعوث فرمایا گیا تھا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چونکہ مثیل موسےٰ ہیں۔ اس لئے آپ کے بعد آپ کا آخری خلیفہ مثیل مسیح ہوکر آنے والا قرار پایا۔ اور وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت اول میں تکمیل ہدائت کا مقصد ظہور میں آیا۔ جیسے کہ آئت صحفاً مطھرۃً فیھا کتب قیمہ کے ارشاد سے ظاہر ہے۔ اور بعث ثانی تکمیل اشاعت ہدائت کے مقصد کے لئے ہے جیسا کہ آئت ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ کے ارشاد سے واضح ہوتا ہے۔ نیز اس مقصد تکمیل اشاعت ہدائت کے لئے خداتعالےٰ کی طرف سے دنیا میں ایسے اسباب سیل ملاقات کے پیدا کردیئے گئے۔ کہ دنیا ایک شہر کا حکم رکھتی ہے۔ جس میں تبلیغ رسالت اور داعی الی الحق کی آواز دنیا کی ساری امتوں اور قوموں تک آسانی سے پہونچ سکتی ہے۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جبکہ آپ کی امت بھی بگڑ کر فیج اعوج کی صورت میں بہتر تہتر فرقوں میں بٹ گئی تھی۔ تو ایسی صورت میں دوسرے رسولوں کی امتوں کی گمراہی کا کیا حال ہوسکتا ہے پس یہ حالت ایک بہت بڑی ظلمت پر دلالت کرتی ہے۔ جو شب دیجور کی طرح سارے جہانوں پر چھائی ہوئی ہوگی۔ ایسی حالت میں جبکہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت تہتر فرقوں میں بٹ کر گمراہی میں مبتلا ہوگی۔ تو اس گمراہی کا اثر یہی ہوسکتا ہے۔ کہ عقائد اور اعمال میں بہت کچھ فساد رونما ہوگا۔ اب ایسی رات کا دن سے بدلنا اور تاریکی کا روشنی سے تبدیل ہونا صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے ہی تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ آپ سورج کی طرح ہیں۔ اور خدا نے بھی آپ کو سورج ہی قرار دیا ہے۔ اور سورج ہی ایسا انقلابی وجود ہے۔ جو رات کو خواہ وہ کیسی ہی مہیب تاریکیوں کے ساتھ ہولناک شکل دکھانے والی ہو دور کرسکتا ہے۔ اور ایسی ضلالت کے وقت جب کہ خود نبیوں اور رسولوں کی امتوں کے لوگ اپنے اپنے نبیوں اور رسولوں کی نسبت ایسے ایسے ناپاک اور گندے عقیدے رکھتی ہے۔ کہ جن کی نسبت کو معمولی سے معمولی انسان بھی اپنے لئے ہتک سمجھتا ہے۔ بلکہ اسے اپنے واسطے گندی گال قرار دیتا ہے۔ مثلاً عیسائی لوگ حضرت مسیح کو جوان کے مذہب کے پیشوا ہیں۔ ان کی نسبت ان کا یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ مصلوب ہوکر ملعون ہوئے۔ اور جس شریعت کو ان کے لئے پیش کیا گیا وہ لعنت ہے اور عیسائیوں اور یہودیوں کا حضرت موسےٰ اور ہارون کی نسبت یہ عقیدہ کہ وُہ مصریوں کے زیورات مانگ کر لائے تھے۔ اور پھر غصب کر لئے۔ اور ہارون نے گوسالہ پرستی کی اور گوسالہ بنانے میں اس کا ہاتھ شریک رہا سلیمان کفر کا مرتکب ہوا۔ داؤد نے اوریا کو قتل کراکر اس کی بیوی کو نکاح میں لیا۔ بلکہ حمل حرام سے بھی ایک بچہ جنا۔ ابراہیم نے جھوٹ بولے۔ نوح اور آدم نے بھی خدا کی نافرمانی کی۔ اب یہ نبی اور رسول جن کی نسبت خود ان کی امت کے لوگوں نے انہیں گندے الزامات کے عقائد سے بدنام کیا۔ بھلا یہ نبی اور رسول اپنی اپنی امت کو اپنی اپنی تعلیم کے ذریعے کیا نجات دے سکتے ہیں۔ جو خود ہی یارب نفسی یارب نفسی پکارتے ہوئے اپنی اپنی بریت کے محتاج پائے جاتے ہیں۔ اور جن کی کتابیں ہی محرف و مبدل ہوکر صحیح تعلیم کے پیش کرنے سے محروم ہوچکی ہیں۔ اور خود ہی محفوظ نہیں رہیں۔ ان کے ذریعے ان کے نبیوں اور رسولوں یا دوسرے لوگوں کو کیا فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ بجز حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جن کی کتاب الہامی یعنی قرآن کریم خدا کے وعدہ کے مطابق اب تک محفوظ اور قیامت تک محفوظ رہنے والی ہے۔ اور جس کے ذریعے آپ کا اسوہ حسنہ اور آپ کی سوانح حیات اور نمونہ اخلاق طیبہ بھی حسب ارشاد

کاغذ کی گرانی کی وجہ سے پیدا شدہ موجودہ مالی مشکلات میں "الفضل" احباب کی خاص توجہات کا محتاج ہے پس دوست ہر اس احمدی کو جو "الفضل" کو خرید سکتا ہے خریداری کی تحریک فرمائیں۔ ہم ہر دوست سے توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ اس بارے میں تعاون فرمائینگے (منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۱۵، الف

کان خلقہ القرآن، محفوظ پایا جاتا ہے۔ پس آپ دوسرے نبیوں اور رسولوں کی طرح یارب نفسی یارب نفسی کہنے کی تو نہیں حاجت رکھتے۔ البتہ چونکہ آپ کی امت حسب فرمان ایزدی وقال الرسول یارب ان قومی اتخذوا ھٰذا القرآن مھجورا قرآن کو مہجور کی طرح چھوڑ بیٹھی ہوگی۔ اور اس کی شامت سے بوجہ ضلالت تفرقہ میں مبتلا ہو کر ستر سے بھی اوپر فرقوں کی تعداد میں بٹ چکی ہوگی اس لئے آپ بجائے یارب نفسی یارب نفسی کے یارب امتی یارب امتی کی صدا بلند فرمائیں گے۔ اور اس حشر عظیم کے لئے جو روحانی قیامت کبریٰ کی صورت میں روحانی مردوں کو زندہ کرنے کے لئے آپ کی بعثت ثانی سے تعلق رکھتی ہے۔ سب سے پہلے آپ کی قبر کھلے گی۔ اور اس روحانی رات میں جو فیج اعوج کی تاریکیوں سے دنیا کی سب قوموں پر محیط ہوگی۔ صبح سے پہلے پہلے رات کے پچھلے حصہ میں جو نماز تہجد کا وقت ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مع اپنے صحابہؓ کے جو نماز تہجد کی ادائیگی کے خوگر ہونے سے سورج کے طلوع سے بہت پہلے بیدار ہونے والے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے صحابہ کی بروزی شان کے لئے قبل از ظہور مسیح موعودؑ اس لمبی روحانی تاریک رات کے پچھلے حصہ میں جو طلوع صبح کے قریب گھڑی ہے بیدار اور مبعوث ہوں گے۔ اور حضرت محی الدین ابن عربی سورہ سجدہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔ اور حضرت امام مہدی یعنی مسیح موعودؑ کی بعثت جمعہ سے تعلق رکھتی ہے یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت بلحاظ زمانہ امت محمدیہ جو جمعہ کے روز سے مناسبت رکھتا ہے۔ جمعہ کی صبح کو ظہور فرما ہوگی۔ اور مہدی علیہ السلام کی بعثت جمعہ کے نصف النہار کے وقت سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اولے جو تکمیل ہدایت کے مقصد کے لئے ہے۔ وہ چونکہ تکمیل اشاعت ہدایت کی بعثت کی نسبت محدود الاشاعت ہوگی۔ اس لئے اسے ابتدائی مرتبہ پر قرار دینے سے صبح کے ظہور سے نسبت کی ہے۔ اور مہدی علیہ السلام جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز اتم ہونے سے آپ کی بعثت ثانیہ کا واسطہ ہیں۔ اور تکمیل اشاعت و ہدایت کے مقصد کے لئے ان کا ظہور ہے۔ جس سے دنیا کی تمام قوموں تک ہاں زمین کے کناروں تک خدا کی آواز پہنچائی جانے والی تھی اس لئے مہدی علیہ السلام کے ظہور کی نصف النہار سے نسبت پیش کی ہے۔

حضرت احمدؑ قادیانی جو مسیح موعود اور مہدی معہود ہیں۔ اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے فرد ہیں۔ اور آپ کے تعلقات روحانیہ اور فیوض سے بروزی شان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان شفاعت کبریٰ کا جلوہ دکھانے والے ہیں۔ اس روحانی حشر عظیم اور قیامت کبریٰ کے وقت میں سب نبیوں اور رسولوں کی عصمت اور معصومیت کو ثابت کرکے ان کی استدعا کے موافق کہ یارب نفسی یارب نفسی ہر ایک نبی اور رسول کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور شفاعت کی بدولت ان سب الزامات سے جو ان کی امتوں کی جہالت اور لاعلمی کے باعث انہیں ملزم قرار دینے والے تھے۔ آج ان سب نبیوں اور رسولوں کو بری قرار دیا گیا۔ اور امتوں کی نجات کے لئے تکمیل اشاعت ہدایت کی راہ سے سب کے سامنے نجات کا دروازہ کھول دیا گیا۔ پس آج اس وقت حضرت مسیح موعودؑ اور مہدی معہود کے ذریعے اور آپ کی تبلیغ رسالت سے سب قوموں میں نجات کی روح پھونکنے سے اور اسلام کی صحیح تعلیم قبول کرنے سے ایک طرف دنیا کے روحانی مردے اس قیامت کبریٰ میں زندہ ہو رہے ہیں۔ دوسری طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس شفاعت کی وجہ سے جس سے تمام قومیں ہدایت قبول کرنے سے دوزخ سے نجات حاصل کر رہی ہیں۔ حضور اقدس کو مقام محمود پہ کھڑا کیا جا رہا ہے اور لواء الحمد اگر آج کسی کے ہاتھ میں نظر آرہا ہے۔ تو صرف حامل قرآن نبی کے ہاتھ میں جو محمدؐ بھی ہے اور احمدؐ بھی۔ اور مظہر جمال بھی۔ اور مظہر جلال بھی۔ اور جس کی ہر طرف مقام محمود کے طفیل حمد ہی حمد ظاہر ہو رہی ہے۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔

خاکسار ابوالبشر کاتب راجیکی۔

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

سندھ

مولوی غلام احمدؐ صاحب فرخ لکھتے ہیں عرصۂ زیر رپورٹ میں ان مقامات کا دورہ کیا۔ لاڑکانہ، مسن باڈہ، آباد، گوٹھ عثمان دادو۔ تقریباً ۳۰ میل پیدل اور پچاس میل بذریعہ ریل سفر کیا۔ چار تقاریر کیں۔ مسن باڈہ میں غیر احمدیوں کی مسجد میں "مسلمان کس طرح ترقی کر سکتے ہیں" کے موضوع پر تقریر کی۔ جو دلچسپی سے سُنی گئی۔ بعض لوگوں نے شور برپا کیا۔ مگر بعد میں گاؤں کے معززین نے اس بارہ میں معذرت کی۔ بیس اشخاص کو بذریعہ انفرادی ملاقات پیغام حق پہنچایا۔ پانچ افراد کو سلسلہ کا سندھی لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا۔

اس عرصہ میں مسن باڈہ میں درس قرآن مجید بعد نماز مغرب دیا جاتا رہا۔ جس میں مردوں کے علاوہ مستورات بھی کافی تعداد میں شامل ہوتی رہیں۔ بعد نماز فجر درس حدیث دیا جاتا رہا۔ مسن باڈہ کی جماعت میں تمباکو نوشی ترک کرنے کی تحریک کی۔ سات دوستوں نے اس بدعت کو چھوڑ دیا۔

ایک شخص سلسلہ بیعت میں داخل ہوا بیعت فارم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور بھیجا گیا ہے۔

راولپنڈی

مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ لکھتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں جماعت کے تین اجلاس منعقد کئے گئے۔ پانچ تقاریر کیں۔ دس ملاقاتیں کیں۔ ایک ہندو جو عرصہ سے غیر احمدیوں کے زیر تبلیغ تھا۔ اور بہت حد تک ان سے متاثر تھا۔ حتّٰی کہ نماز بھی مخفی پڑھا کرتا تھا۔ اور اپنے طور سے نام بھی تبدیل کیا تھا۔ مگر اس کو غیر احمدیوں کے بتائے ہوئے اسلام پر بعض اعتراضات تھے۔ جنت۔ دوزخ۔ بعد الموت۔ تقدیر۔ ملائکہ۔ احکام اسلامی کی غرض و غایت۔ میں نے احمدیہ نقطۂ نگاہ سے جب یہ باتیں پیش کیں۔ تو اس نے صاف الفاظ میں اقرار کیا۔ کہ آج میری تسلی ہوگئی۔ صلوٰۃ الفجر کے بعد تقریباً ایک گھنٹہ درس قرآن دیتا ہوں۔ اور تراویح باجماعت کا انتظام کیا گیا۔ (ناظم نشر و اشاعت)

نفع مند کاروبار

جو احباب اپنا روپیہ نفع مند تجارت پر لگانا چاہیں۔ یا بکفالت جائیداد قرض دینا چاہیں جس کا کرایہ یا پیداوار زمین کا ٹھیکہ ان کو دیا جائے گا۔ ان کو چاہیئے کہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔

فرزند علی عفی عنہٗ ناظر بیت المال

محترمہ بیگم صاحبہ نواب محمدؐ علی خانصاحب آف مالیر کوٹلہ کا ارشاد گرامی

ملاحظہ ہو

آپ کی فیسرین کریم میں نے ایک عزیزہ کو منگا کر دی تھی۔ جنکا چہرہ مہاسوں (کیلوں) کی کثرت سے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ گویا چیچک نکلی ہوئی ہے۔ اور اس قسم کے ہٹیل مہاسے تھے کہ کوئی علاج کارگر نہ ہوتا تھا۔ مہاسوں کے انجکشن کروا چکی تھیں۔ مگر میں بہت خوشی سے اب یہ لکھنے کے قابل ہوں کہ خدا کے فضل سے فیسرین کریم نے یہ اثر دکھایا۔ کہ ان کا چہرہ مہاسوں سے پاک ہے اور داغ بالکل معدوم ہو چکے ہیں بلکہ رنگ بھی پہلے سے نکھر آیا ہے۔ اب بھی وہ اس خوف سے کہ دوبارہ پھنسیوں کا دورہ نہ ہو جائے اسے برابر استعمال کئے جاتی ہیں اور آپکی ممنون ہیں۔

فیسرین کریم بلاشبہ کیلوں۔ چھائیوں۔ بدنما داغوں الغرض چہرہ اور جلد کی بیماریوں کے لئے اکسیر ہے خوبصورت بناتی ہے۔ خوشبودار ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہر جگہ بکتی ہے۔ قادیان میں سیالکوٹ ہاؤس سے خریدیں۔ وی۔ پی منگوانے کا پتہ **فیسرین فارمیسی مکتسر پنجاب**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ مساعی مجلس خدام الاحمدیہ بابت ماہ وفا ۱۳۱۹ھش

(۳)

پنڈ دادن خان میں رات کے وقت ایک شخص ٹوکرے میں پھل اٹھائے ہوئے تھا۔ کہ اندھیرے کی وجہ سے ایک گڑھے میں گر پڑا۔ ایسے وقت میں اس کی مناسب امداد کی گئی۔ اور اس گڑھے کو پر کیا گیا ایک غیر احمدی کی بیمار پرسی کی گئی۔

لودہراں میں پانچ مسافروں کو کھانا کھلایا گیا۔ بیماروں کی تیمار داری کی جاتی رہی۔ مسافروں کو سہولت بہم پہنچائی گئی ۶ مسافروں کی بصورت نقدی امداد کی گئی

دینا پور میں ایک غریب کی نقدی سے مدد کی گئی۔ بیمار پرسی کی جاتی رہی۔ سٹیشن پر پینے کے لئے پانی رکھا گیا۔ ایک لاوارث کی ہسپتال میں خبرگیری کی گئی۔

دھاریوال اور سٹھیاری کے خدام بیماروں کی عیادت کرتے رہے۔

کورالی میں شہر اور اس کے ارد گرد اور لاری کے اڈوں اور سٹیشن پر مسافروں کی امداد کی گئی۔ ایک لاری کیچڑ میں پھنس گئی تھی۔ اسے نکالا گیا۔ ایک بیل کو ایک گڑھے سے نکالنے میں مدد دی گئی۔ ہسپتال میں مریضوں کی تیمارداری کی گئی۔

شکار ماچھیاں میں چند مسافروں کو کھانا کھلایا گیا۔ اور ان کے سونے کا انتظام بھی کیا گیا۔ ایک ضعیفہ کو پانی بھر کر دیا گیا۔

بھیرہ کے خدام نے ایک بے بس حیوان کو ایک مصیبت سے نجات دلائی اندھوں کو راستے بتائے گئے۔ بعض عورتوں کو سودا سلف لا کر دیا گیا۔

سونگھڑہ میں مریضوں کی عیادت کی گئی۔ دوائی لا کر دی جاتی رہی۔ ایک غریب احمدی عورت جس کا خاوند سفر پر تھا۔ اس کی زچگی کے موقعہ پر آدھی رات کے وقت خدام نے خدمت کی۔ اور بعد میں بھی دوائی وغیرہ لا کر دیتے رہے۔ چند بیواؤں کو سودا سلف لا کر دیا گیا۔ ایک جلسہ پر خدام نے پنکھا کیا۔ حضور کی صحت پر خدام نے چندہ وغیرہ جمع کیا۔ اور صدقہ کا انتظام کیا۔ ایک بکرا صرف خدام کی طرف سے صدقہ کیا گیا۔ ایک غریب عورت کو کپڑا دیا گیا۔

مرنگ ضلع گجرات میں ۵۴ بیماروں کی عیادت کی گئی۔ بعض بوڑھوں کا بوجھ اٹھایا گیا۔ ایک مریض جو بے ہوش ہوگیا تھا۔ اسے گھر لے جایا گیا۔ ہر نماز کے لئے کنوئیں سے پانی نکالا جاتا رہا۔ جمعہ کو پنکھا کیا گیا۔ ایک غریب احمدی کے مکان کا تین راتیں پہرہ دیا گیا۔ حضور کی خاطر ایک بکرا صدقہ دیا گیا۔

کاٹھگڑھ میں چار بھوکوں کو کھانا کھلایا گیا۔ بیماروں کی تیمار داری کی گئی۔ قریباً دو ماہ سے لڑکوں کو مفت پڑھایا جاتا ہے

کوٹ رحمت خان میں ایک مسافر کے سائیکل کے لئے مرمت کا سامان مہیا کیا گیا۔ ایک بھائی نے کافی خرچ اپنے ذمہ لے کر مسجد کے ایک حصہ کو مکمل کیا۔

جزاہ اللہ احسن الجزا

بنگہ میں ایک مریض کو روزانہ کھانا اور دوائی لا کر دی جاتی رہی۔

نرائن گڑھ میں ایک غریب بچی کو کپڑے بنوا کر دیئے گئے۔ ایک مریض کو امداد دی گئی۔ ۱۲ ارکی دوائی مفت تقسیم کی گئی۔

وقار عمل

لاہور میں حتی الوسع خدام اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ گھر کی صفائی اور سامان وغیرہ خود اٹھاتے ہیں۔ اور اپنے اپنے حلقہ کی مساجد کی صفائی کے علاوہ گلیوں اور نالیوں کو بھی صاف کرتے ہیں۔

ملتان میں ہر جمعہ مسجد کی صفائی کی جاتی ہے۔ خیمے لگائے جاتے ہیں۔ اور پانی کا انتظام کیا جاتا ہے۔

جموں میں جمعہ کو پنکھا کیا گیا۔

گوجرانوالہ میں ایک گلی کی دلدل پر مٹی ڈال کر اسے دور کیا۔ ایک گلی سے گند دور کیا گیا۔ مسجد کی صفائی کا خاص خیال رکھا۔ اس کے گرد و نواح میں بوجہ بارش کے آمد و رفت میں تکلیف تھی۔ وہاں بعض جگہ مٹی ڈال کر گذرگاہ بنائی گئی۔ ایک نالی کی مرمت کی گئی۔ ایک نالی بنائی گئی۔

لائل پور میں ایک غیر احمدی لڑکی کو دفن کرنے میں مدد دی گئی۔ کنوئیں سے پانی نکالا گیا۔ رات کے پہرہ میں بھی مدد کی گئی۔ مسجد کی صفائی کی گئی۔ ایک شخص کو چھ میل سائیکل پر لے جایا گیا۔

کلکتہ میں مسجد کی صفائی کی جاتی رہی۔

مونگھیر میں اجتماعی کام بوجہ بارشوں کے نہ ہو سکا۔ خدام انفرادی طور پر کرتے رہے۔

لدھیانہ میں خدام اپنے کپڑے خود دھوتے رہے۔ مسجد میں جھاڑو دیا گیا ایک دفعہ یوم وقار عمل منایا گیا۔ جس میں ایک گڑھے کو پر کرنے کے علاوہ مسجد کی صفائی کی گئی۔

دہلی میں خدام اپنے گھر کے بعض کام خود اپنے ہاتھ سے کرتے ہیں۔ مثلاً کپڑے دھونا اور نالی وغیرہ صاف کرنا

چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودہا میں مسجد کے احاطہ میں بعض گڑھے تھے۔ جو پر کئے گئے۔ اور ایک دیوار کا حصہ مرمت کیا گیا۔ گاؤں کا ایک کنواں جس سے لوگ پانی بھرتے تھے۔ اس کے ارد گرد مٹی ڈال کر جگہ کو عمدہ بنایا گیا۔

پنڈ دادن خان کے خدام نے کوشش کرکے نماز ادا کرنے کے لئے بطور ریت ایک جگہ تیار کی۔ ریلوے روڈ کے کنارے ایک گڑھا تھا جس میں رات کے وقت لوگ گر بھی پڑتے تھے۔ اسے مٹی سے پر کیا گیا۔ خدام نے مسجد کے احاطہ کو صاف کیا۔

دینا پور میں گلیوں اور دوسرے راستوں کی صفائی کی گئی۔

دھاریوال اور سٹھیاری کے خدام نے ٹوٹیوں میں پانی ڈالا۔ گلیوں اور راستہ کو صاف کیا گیا۔ قبرستان کی منڈیر بنائی گئی۔ مسجد کی صفائی کی گئی۔

کمال ڈیرہ سندھ میں ایک ہی ممبر ہیں وہ مسجد کی صفائی کرتے اور وضو کے لئے پانی بھرتے رہتے ہیں۔

کورالی میں شاہراہ پہ ایک گڑھے کو پر کیا گیا۔

شکار ماچھیاں مسجد کے صحن میں بھرتی ڈالی جاتی رہی۔ اور اسے دبا کر صاف کیا گیا۔ گاؤں کی بعض گلیاں صاف کی گئیں۔ اور جامع مسجد کی صفائی کی گئی۔

بھیرہ میں دو مرتبہ یوم وقار عمل منایا گیا۔ جس میں خدام نے محنت سے کام کیا ۱۲×۲ فٹ سڑک کا ایک ٹکڑا تیار کیا گیا۔ اور ایک فٹ گہری مٹی ڈالی گئی

سونگھڑہ میں ایک پندرہ فٹ لمبا راستہ خراب ہوگیا تھا۔ جس میں باقاعدہ ایک چھوٹا سا پل پانی کے لئے بنا کر اسے درست کیا گیا۔ ایک تالاب کا "دل" تھوڑا تھوڑا نکالا جا رہا ہے۔ محلہ میں ۱۰۰ فٹ لمبا راستہ جو کانٹوں سے بند ہوگیا تھا۔ صاف کیا گیا۔

حیدرآباد دکن میں تین دفعہ عمل اجتماعی ہوا۔ مسجد کے صحن سے ملحقہ منہدم مکانوں کا ملبہ اٹھا کر ایک طرف کیا گیا۔ ایک بدررو کو جو مکانوں کے منہدم ہونے کی وجہ سے بند ہو گئی تھی۔ صاف کیا گیا۔

مونگ ضلع گجرات میں نالیاں صاف کی گئیں۔ مسجد کی صفائی کی گئی۔

کاٹھگڑھ میں چند ممبروں نے بارش میں ایک بند نالی کو صاف کیا۔

کوٹ رحمت خان میں مسجد کے سامنے برآمدہ بنایا گیا۔

نرائن گڑھ میں ایک ۱۰۰ فٹ لمبی نالی جو ردی حالت میں تھی صاف اور درست کی گئی۔ اس کے علاوہ تین اور نالیاں بھی صاف کی گئیں

(باقی آئندہ)

خاکسار:۔ خلیل احمد ناصر جنرل سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خریداران الفضل جن کی خدمت میں وی پی ارسال ہو نگے

ذیل میں ان اصحاب کی فہرست درج کی جاتی ہے جن کا چندہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۴۰ء سے ۲۰ نومبر ۱۹۴۰ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے - ان میں وہ اصحاب بھی شامل ہیں - جو ماہوار چندہ ارسال فرمایا کرتے ہیں - ان کے نام محض اطلاع کی غرض سے شائع کئے گئے ہیں - تا وہ حسب دستور چندہ ارسال فرماویں - دوسرے تمام احباب کی خدمت میں گزارش ہے - کہ وہ ازراہ کرم ۱۰ - نومبر ۱۹۴۰ء سے قبل اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں یا اس تاریخ سے قبل وی - پی روکنے کے متعلق اطلاع بھجوادیں - جو احباب ان دونو صورتوں میں سے کوئی صورت بھی اختیار نہ کریں گے - ان کے متعلق یہی سمجھا جائے گا کہ وہ وی - پی وصول فرمانے کے لئے تیار ہیں - پھر اگر ان کی خدمت میں وی پی پہنچے - تو ان کا فرض ہوگا - کہ وصول فرمائیں -

بعض دوست نہ رقم ارسال فرماتے ہیں - اور نہ وی - پی روکنے کی اطلاع دیتے ہیں - لیکن جب وی - پی جائے تو واپس کر دیتے ہیں - اور ساتھ ہی گلہ بھی کرتے ہیں - کہ پرچہ کیوں بند کیا گیا - انہیں معلوم ہونا چاہیئے - کہ اگر وہ تعاون نہ فرمائیں گے - تو دفتر کے روزمرہ کے اخراجات کہاں سے پورے ہوں گے - علی الخصوص اس زمانہ میں جب کہ کاغذ کی گرانی سے اخبار کی مشکلات سہ چند ہوگئی ہیں -

(خاکسار مینیجر الفضل)

۱۴۵ - ایم - ایم کریم بخش صاحب
۱۷۶ - مولوی عبد العزیز صاحب
۲۱۳ - بابو محمد عثمان صاحب
۲۵۵ - منشی عنایت علی خانصاحب
۲۹۱ - ملک سردار خان صاحب
۳۶۲ - بابو عبد العزیز صاحب
۴۸۲ - ملک عبد العزیز صاحب
۴۹۷ - مولوی عبد المحی صاحب
۶۲۰ - غلام محی الدین صاحب
۶۹۴ - مولوی محمد الدین صاحب
۸۴۴ - مولوی سراج الحق صاحب
۹۷۹ - خوشی محمد صاحب
۱۱۶۵ - حاجی عبد القدوس صاحب
۱۳۷۸ - میاں نیاز محمد صاحب
۱۷۰۵ - ڈاکٹر گوہر الدین صاحب
۱۸۱۷ - بابو اللہ بخش صاحب
۱۸۹۲ - مولوی محمد حسین صاحب
۲۰۰۴ - فیض محمد صاحب
۲۰۴۵ - ایم محمد عظیم الدین صاحب
۲۲۰۴ دی کٹنگ موٹر
۲۳۷۶ - محمد عبد الرشید صاحب
۲۶۶۱ - ایم - اے رشید صاحب
۲۶۷۵ - بابو محمد شفیع صاحب
۲۸۵۴ - قاضی محمد حنیف صاحب
۲۹۴۱ - ڈاکٹر پیر بخش صاحب
۲۹۴۳ ملک عالم خان صاحب

۳۵۱۵ محمد شفیع صاحب
۳۵۸۳ - چودہری عبد الرحمن صاحب
۳۶۷۲ - ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب
۳۷۳۵ - اللہ جوایا ظہور احمد صاحب
۳۸۹۰ - ڈاکٹر سراج الدین صاحب
۴۰۱۱ - شیخ محمد کرم الٰہی صاحب
۴۱۷۴ - محمد اقبال حسین صاحب
۴۴۱۶ - بابو محمد حسین صاحب
۴۶۶۹ - غلام رسول صاحب
۵۶۸۲ - عبد الشکور صاحب
۵۹۱۲ - بابو عبد القدوس صاحب
۶۲۵۶ - بیگم صاحبہ نواب محمد علی خانصاحب
۶۵۱۱ - ایم غلام مصطفےٰ صاحب
۶۷۳۶ - خدا بخش صاحب
۷۰۸۲ - ایم ستار خان صاحب
۷۲۹۶ - آئی ایم - خانصاحب
۷۴۰۷ - چوہدری عبد الحمید خانصاحب
۷۴۹۵ - بابو محمد حنیف صاحب
۷۷۵۵ عبد الغفار عبد الغنی صاحب
۷۷۸۷ میاں عطاء اللہ صاحب
۷۹۱۷ چوہدری غلام حسین صاحب
۸۱۵۶ - غلام رسول صاحب
۸۳۱۰ قاضی ظہور الدین صاحب
۸۴۱۲ - رحیم بخش صاحب
۸۴۳۹ - عبد العزیز صاحب
۸۵۰۹ - محمد اکمل صاحب

۸۷۸۰ - شیخ محمد بخش صاحب
۸۸۶۱ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
۸۸۸۷ عاشق محمد خان صاحب
۸۹۱۶ - عین علی شاہ صاحب
۹۰۷۷ سید حسام الدین صاحب
۹۱۰۴ - عنایت اللہ صاحب
۹۱۷۰ - خادم علی صاحب
۹۲۲۶ - حاجی محمد صاحب
۹۲۴۰ سید زمان شاہ صاحب
۹۲۴۷ - بابو عطاء اللہ صاحب
۹۳۰۹ - قمر الدین صاحب
۹۳۱۹ - شیخ محمد محسن صاحب
۹۳۵۱ - بابو شکر الٰہی صاحب
۹۳۸۶ - مولوی اے - آر - ایم خلیل الرحمن صاحب
۹۳۸۹ - ڈاکٹر محمد احمد صاحب
۹۴۰۶ - بشیر احمد صاحب
۹۴۶۳ - چوہدری دوست محمد صاحب
۹۵۹۷ - ڈاکٹر اقبال علی صاحب
۹۷۰۹ - خان ظفر الحق خانصاحب
۹۸۰۹ - محمد یوسف صاحب
۹۸۲۰ - محمد الدین صاحب
۹۸۶۷ سید عنایت حسین صاحب
۹۸۸۷ - چوہدری فضل احمد صاحب
۹۹۴۶ - آئی - اے حکیم صاحب
۹۹۹۶ - چوہدری اعظم علی خانصاحب

۱۰۰۳۴ - حبیب اللہ خانصاحب
۱۰۰۴۲ صدیق احمد خانصاحب
۱۰۱۰۳ - عزیز الدین صاحب
۱۰۱۰۷ - بخانہ ملک محمد شفیع صاحب
۱۰۱۰۸ سلیم اللہ صاحب
۱۰۱۲۲ - بابو محمد افضل صاحب
۱۰۱۳۱ - محمد رمضان احمد صاحب
۹۵۶۹ محمد حسین صاحب
۱۰۱۶۲ عبد الکریم صاحب

۱۰۱۷۸ ڈاکٹر محمد رمضان صاحب
۱۰۱۹۳ - ڈاکٹر اے - آے بشیری صاحب
۱۰۲۷۴ - شیخ عظیم الدین صاحب
۱۰۲۸۱ - منور احمد صاحب
۱۰۲۸۲ - کمال احمد صاحب
۱۰۲۹۴ - نور حسن شاہ صاحب
۱۰۳۰۷ - میر غلام محمد صاحب
۱۰۳۱۱ - شیخ نواب الدین صاحب
۱۰۳۲۰ - عبد الواحد خانصاحب

۱۰۳۳۲ - ایم - ایل مارہکر
۱۰۳۵۱ - صوفی ایم بشیر احمد صاحب
۱۰۳۷۰ - صالح محمد صاحب
۱۰۳۷۶ - ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب
۱۰۴۶۰ - غلام جیلانی خانصاحب
۱۰۴۹۷ - میر عبد السلام صاحب
۱۰۷۲۱ حافظ سخاوت علی صاحب
۱۰۸۰۷ - منشی دانشمند صاحب
۱۰۸۲۳ - بشیر احمد صاحب

(باقی)

پرانے گرم کوٹ و کمبل

ہندوستان کے ہر شہر - قصبہ اور گاؤں میں جس جگہ بھی پرانے کوٹ فروخت ہوتے ہیں - ہر جگہ ہمارے مال کی کھپت بوجہ کوالٹی سب سے زیادہ ہوتی ہے - ہزاروں مستقل دکاندار ہر سال ٹھوک نفع اٹھاتے ہیں - اسکی وجہ ہمارے مستقل خریداروں سے ہی دریافت کریں - ہر قسم کے کوٹ واسکوٹ وغیرہ ملٹری برانڈ ہی - سولجری کمبل جن کی کوالٹی سوائے ہمارے دوسری جگہ نہیں مل سکتی تازہ نرخنامہ ۴۱-۱۹۴۰ء آج ہی طلب فرمائیں -

میسرز رمیش راج اینڈ کمپنی سوداگران کوٹ کراچی -

دوائی اٹھرا

اٹھرا
محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گرجاتے ہیں - یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں - یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں - اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں - سبز پیلے دست قے ہچکی - درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا - دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا - بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا اکثر لڑکیاں پیدا ہونا - لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں - اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ وتباہ کر دیئے - جو ہمیشہ منھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے اور اپنی قیمتی جائداد غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے -

حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحب طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا - تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے - اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے - اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے - قیمت فی تولہ ۱؎ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے محصولڈاک علاوہ -

المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دہلی یکم نومبر۔ لنڈن سے سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند کی میعاد عہدہ اپریل ۱۹۴۲ء سے ایک سال اور بڑھادی گئی ہے

لنڈن یکم نومبر۔ یونان میں اطالویوں اور یونانیوں کے درمیان جو لڑائی ہو رہی ہے اس کے متعلق یونانی تو کچھ کہتے ہیں۔ اور اطالوی کچھ۔ اطالوی تو کہتے ہیں کہ اٹلی کی فوجیں البانیہ کی سرحد سے تیس میل دور ایک شہر پر قبضہ کرنا چاہتی ہیں اور اطالوی فوج کے دستے آہستہ آہستہ اس شہر کی طرف بڑھ رہے ہیں بلکہ اطالویوں نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے کہ آج وہ اس شہر پر قبضہ کرلیں گے لیکن یونانی ان کے اس بیان کو جھوٹا بتاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اٹلی کی فوجوں پر یونانی توپیں زنانے کے حملے کر رہی ہیں۔ ایتھنز کے سرکاری حلقوں کا بیان ہے کہ کارفو کے کنارے یونانیوں نے اطالویوں کی اگلی چوکی پر گولے برسائے اور دشمن کو بہت نقصان پہنچایا۔ اٹلی کے سمندری اور ہوائی جہاز اس موقعہ پر کہیں نظر نہ آئے۔

لنڈن یکم نومبر۔ یونان میں چونکہ اٹلی والوں کو تا حال کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ اس لئے اس بارہ میں اٹلی والے کئی قسم کے بہانے تراش رہے ہیں۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ یونان میں لگاتار بارش سے ہر طرف کیچڑ ہی کیچڑ ہے اس وجہ سے فوجوں گھوڑوں اور موٹروں کا گذرنا سخت مشکل ہے۔ روم کے ریڈیو نے ایک اور بہانہ یہ گھڑا ہے۔ کہ چونکہ اس بات کا امکان ہے کہ یونانی اپنی غلطی پر جلد ہی پشیمان ہو جائیں اس لئے اٹلی ابھی اس پر زور سے حملہ کرنا نہیں چاہتا۔ بلکہ اسے ایک اور موقع دینا چاہتا ہے۔ جس میں وہ اپنے رویہ پر نظرثانی کرے حقیقت یہ ہے کہ یہ سب بہانے ہیں اور اطالوی فوجوں کی یونان میں ناکامی کی وجہ یہ ہے کہ وہ پہاڑی علاقہ ہے۔

لنڈن یکم نومبر۔ انگریزی بیڑہ یونان کی پوری مدد کر رہا ہے۔ چنانچہ انگریزی جہازوں نے کل یونان اور اٹلی کے کنارے پر دیکھ بھال کے لئے کئی بار پرواز کی۔ اس دوران میں اٹلی کا ایک جہاز نظر آگیا جسے گرا دیا گیا۔

لنڈن یکم نومبر۔ ایک تازہ سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ انگریزی جہازوں نے لیبیا میں چھ اطالوی اڈوں پر حملہ کیا جنگی سامان کے ذخیروں اور فوجی عمارتوں پر بھی زور سے بم برسائے۔ اس کے بعد تمام انگریزی جہاز سلامتی کے ساتھ اپنے اڈوں پر واپس آگئے۔

لنڈن یکم نومبر۔ غیر ممالک میں رہنے والے یونانی۔ یونانیوں کی جرأت سے متاثر ہو کر ان کی مالی مدد میں دلی شوق سے حصہ لے رہے ہیں۔ چنانچہ لنڈن سے ایک یونانی نے پانچ ہزار پونڈ بھیجے ہیں۔ یونان میں رہنے والے بھی بڑی بڑی رقوم دے رہے ہیں۔

لنڈن یکم نومبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ یونانی فوج کی تین بٹالینوں نے اطالوی فوجوں کے کئی ڈویژنوں کو ایک پہاڑی علاقہ میں آگے بڑھنے سے روک رکھا ہے

لنڈن یکم نومبر۔ امریکہ حکومت برطانیہ کے لئے دھڑا دھڑ جنگی سامان تیار کر رہا ہے۔ برطانیہ نے اسے ۲۶ ہزار جنگی جہاز تیار کرنے کا آرڈر دیا ہوا ہے ان جہازوں کی تیاری میں تو آخر کچھ وقت صرف ہوگا۔ لیکن سردست امریکہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس نے اپنے بیڑہ کے لئے جو جہاز تیار رکھے تھے وہ فوراً برطانیہ کو دے دے۔ اس کے علاوہ امریکہ ہر ماہ اڑھائی سو سے تین سو تک ہوائی جہاز برطانیہ بھیج رہا ہے اور وہ کوشش کر رہا ہے کہ ہر مہینہ برطانیہ کو ۳۰۰ اسو ہوائی جہاز مہیا کر سکے۔ امریکہ کے وزیر خزانہ نے بتایا کہ برطانیہ نے بہت سے سامان لے جانے والے جہازوں کا بھی آرڈر دیا ہوا ہے۔

لنڈن یکم نومبر۔ معلوم ہوتا ہے یونانیوں کے ڈٹ کر مقابلہ کرنے کی وجہ سے اٹلی اور جرمنی کے منصوبے دھرے کے دھرے رہ گئے ہیں۔ چنانچہ جرمنی میں کہا جا رہا ہے کہ اٹلی اور یونان میں اسی طرح سمجھوتہ ہو سکتا تھا۔ جس طرح جرمنی اور ڈنمارک میں ہوا۔ یہ ضروری نہیں تھا۔ کہ اٹلی اعلان جنگ بھی کرتا۔

صوفیہ یکم نومبر۔ رومانیہ میں جرمن فوجیں بڑی سرگرمی دکھا رہی ہیں کئی جرمن ہوائی جہازوں کے دستے بھی وہاں پہنچ گئے ہیں۔

لنڈن یکم نومبر۔ آج ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ انگریزی ہوائی جہازوں نے اٹلی کے مشہور شہر نیپلز پر چھاپہ مارا اور بموں کی بوچھاڑ کی جب سے لڑائی شروع ہوئی ہے۔ یہ اس شہر پر پہلا حملہ ہے تیل کے ذخیروں اور دوسرے مقامات پر بم پھینکنے کے بعد ہوائی جہاز سلامتی سے واپس آگئے موسم نہایت خراب ہونے کی وجہ سے مغربی جرمنی پر بم برسانے کے لئے آج جہاز نہ جا سکے۔ البتہ دن کے وقت ناروے کے کنارے کے قریب ایک جہاز پر حملہ کیا گیا۔ لنڈن میں آج دو دفعہ ہوائی خطرہ کا اعلان کیا گیا۔ جرمن ہوائی جہازوں نے ایک بستی پر بم گرائے۔ جس سے چار آدمی مارے گئے۔ سکاٹ لینڈ پر بھی جرمن جہاز اڑتے دیکھے گئے۔ آج صبح چالیس جرمن جہازوں کے قافلہ نے سمندری کنارے سے آگے بڑھ کر بم پھینکنے کی کوشش کی مگر انہیں مار بھگایا۔

لنڈن یکم نومبر۔ سپین کے وزیر خارجہ کے ایک ذاتی دوست آج کل لنڈن آئے ہوئے ہیں۔ تاکہ دیکھیں کہ برطانیہ پر نازی حملہ کا کیا اثر ہوا۔ آج انہوں نے کہا معلوم ہو گیا ہے۔ کہ نازی کس قدر جھوٹی خبریں اڑاتے ہیں۔ ہم ان خبروں کی بنا پر سمجھتے تھے۔ کہ لنڈن کھنڈر بن چکا ہوگا۔ مگر شکر ہے۔ کہ یہ بات غلط نکلی۔ انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ سپین غیر جانبدار رہے گا۔ اور میرے خیال میں کسی دوسرے ملک کی فوجوں کو اپنے ملک میں سے نہیں گذرنے دے گا۔

لنڈن یکم نومبر۔ ایتھنز سے سرکاری اعلان کیا گیا ہے۔ سائپرس کے علاقہ میں اطالویوں نے ٹینکوں سے حملہ کیا۔ جنہیں پسپا کر دیا گیا۔ اور کچھ اطالوی قیدی بنا لئے گئے۔ یونانی ریزرو فوج بڑے مورچوں میں بھیج دی گئی ہے۔ تاکہ مورچوں میں مقیم فوج کو کمک حاصل ہو۔

لنڈن یکم نومبر۔ اطالویوں نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ وہ اپنے پروگرام کے مطابق آگے بڑھ رہے ہیں۔ اور یونانیوں نے جن سڑکوں اور پلوں کو نقصان پہنچایا ہے۔ ان کی مرمت کر رہے ہیں۔ مگر بلگراڈ سے جو خبریں آتی ہیں۔ ان میں بتایا گیا ہے۔ کہ اطالوی یونان میں کسی جگہ بھی ۹ میل سے زیادہ آگے نہیں بڑھے

لنڈن یکم نومبر۔ صوفیہ سے خبر آئی ہے۔ کہ ٹرکی اور بلغاریہ کے تعلقات بہتر ہو رہے ہیں۔

دہلی یکم نومبر۔ اس وقت تک وائسرائے ۳۴ لاکھ روپیہ ہوائی وزارت کو جہاز خریدنے کے لئے بھیج چکا ہے۔ اور ۵۲ لاکھ روپے گورنر کے فنڈ میں آچکے ہیں۔ یو۔ پی کے جنگی فنڈ میں ۱/۲ ۳۱ لاکھ روپے جمع ہو چکے ہیں۔

دہلی یکم نومبر۔ خبر ملی ہے۔ کہ ایران کے ولی عہد کے ہاں ۲۳ر اکتوبر کو لڑکی پیدا ہوئی۔ ولی عہد کی بیگم مصر کے موجودہ بادشاہ کی بہن ہیں۔

انقرہ یکم نومبر۔ غازی عصمت انونو صدر جمہوریہ ترکیہ آج بعد دوپہر ترکی کے رویہ کے بارہ میں ایک بیان دیں گے خیال کیا جاتا ہے کہ آپ نہایت مضبوطی سے اس امر کا اعلان کریں گے کہ اگر اٹلی اور جرمنی نے ترکی پر حملہ کیا تو ترکی ان کا ڈٹ کر مقابلہ کرے گا۔

لنڈن یکم نومبر۔ بدھ وار کی رات کو انگریزی جہازوں نے دو جرمن بندرگاہوں پر کئی سو آگ لگانے والے اور دھماکے سے پھٹنے والے بم برسائے جس سے بندرگاہوں کو نقصان پہنچا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah